بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؕ

نوعِ انسانی کا معمار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

بقلم جناب رانا بھگوان داس صاحب بھگوان صدر کل سندھ ادارہ ادبیات اردو نصیر آباد ضلع لاڑکانہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

رسول پاکؐ نے کبھی لفظ "نہیں" نہیں فرمایا جلیل القدر صحابی حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپؐ نے اس خصوص میں کبھی لفظ "نہیں" نہیں فرمایا۔ اولاد آدم کے اس عظیم المرتبت مُربّی نے ارشاد فرمایا کہ "اگر کوئی مسلمان قرض چھوڑ کر مر جائے تو مجھے اطلاع دو میں قرض ادا کرونگا۔ اور اگر ترکہ چھوڑا ہو تو اُس کے حقدار اُس کے وارث ہوں گے۔ آج کی سُود خوار دُنیا میں کیا کسی سربراہ قوم نے ایسی مثال پیش کی؟ کیا دردمندیٔ غربت اور چارہ سازی مفلسی و بیکسی کا ڈھول پیٹنے والے صاحبانِ جاہ و جلال نے معاشی طریقۂ محمدیؐ کے انداز کا کوئی عملی معیار قائم کیا ہے۔

مصطفویؐ شان سخاوت بارگاہِ رسالت میں ایک بدوی اس انداز سے خطاب کرتا ہے۔ اے محمدؐ یہ مال تیرا ہے اور نہ تیرے باپ کا" یہ سُن کر خواجہ عالمؐ نے اُس کے اونٹ جو اور کھجور سے لدوا دیئے۔ عظیم ممالک کے سر براہ آرائے سلطنت، مدعیان احترام انسانی میں سے کسی نے بھی اس عالی ظرفی اور کرم گستری کی مثال قائم کی ہے؟

خزائن سیم و زر اور طریق احمدِ مجتبیٰ ہادیٔ عالم کا ارشادِ عالی کہ "اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي" جادۂ قارونی پر گامزن ہو کر ہولناک بربادیوں میں گھرنے والوں کو احمدِ مجتبیٰ نے دردناک خون آشامیوں اور ہلاکت خیزیوں سے بچا لیا۔ ایک موقع پر ارشاد فرمایا گیا "اے ابو ذرؓ اگر یہ اُحد کا پہاڑ سونے کا ہو جائے۔ تو بھی میں یہ پسند نہیں کرونگا کہ تین راتیں گزر جائیں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہ جائے۔ فرمانروائے عربؐ کی حیات مُبارک کے واقعات شاہد ہیں کہ کس مثالی شان سے آپؐ نے مسئلہ تقسیم دولت کے باب میں حکمرانانِ عالم کی رہنمائی فرمائی۔

دولت کی موجودگی پر رنج و ملال بحرین سے خراج کا غلہ آیا۔ دوسرے روز بعد نماز فجر حضور انورؐ تمام غلہ مستحقین

ہیں تقسیم فرما کر اس شانِ استغنا سے دامن جھاڑ کر کھڑے ہوئے کہ جس طرح حضورؐ کا اس سے کوئی واسطہ ہی نہیں تھا۔

آج کا سورج ڈوب جائے اور سونا محمدؐ کے گھر رہ جائے

ایک مرتبہ بعد نمازِ عصر مولائے کائنات ؐ خلافِ معمول مسجد نبوی سے مکان تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ کے معروضۂ ادب پر ارشاد ہوا کہ سونے کا ایک ٹکڑا گھر میں پڑا رہ گیا تھا۔ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ رات ہو جائے اور وہ محمدؐ کے گھر میں پڑا رہ جائے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ شام ہوگئی اور سات دینار گھر میں رہنے سے سرورِ کائناتؐ رنجیدہ و ملول تھے۔ حبیب خداؐ نے آخر وقت میں دُنیا کو اقتصادیات کا اکمل ترین بصیرت افروز درس دے کر نوعِ انسانی کی عدیم المثال تعمیر فرمائی۔

محمدؐ رب سے اس طرح نہیں ملے گا

آپؐ کے مرض الموت کا عالم ہے۔ "اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ" کے ورد میں نطق محمدیؐ زمزمہ سنج ہے، لذّتِ عشق کی تابانی ہے۔ حبیب کا محبوب سے ملاپ ہوا چاہتا ہے۔ اہلِ فلک مرحبا یا سیدی مرحبا کے ترانے گا رہے ہیں۔ محبّت کی رنگینیاں چھائی ہوئی ہیں۔ عشق اپنی معراج پر نازاں ہے۔ صاحبِ عرش کی ندا ہے مرحبا اہلاً و سہلاً۔ عین ایسے میں یاد آتا ہے۔ کہ کچھ اشرفیاں گھر میں پڑی ہیں، حکم عالی ہوا کہ انہیں خیرات کر دو۔ کیا محمدؐ اپنے رب سے اس طرح سے ملے گا کہ اُس کے گھر میں اشرفیاں پڑی ہوں" کیا معاشی مساوات کے راگ الاپنے والی دُنیا ایسی ایک بھی نظیر پیش کر سکتی ہے؟ کیا مفکّرین اقتصادیات کے سوانح حیات ایسی ایک مثال بھی دے سکتے ہیں؟

رسولؐ خدا نے آرام نہیں فرمایا

ایک دفعہ فدک سے ۴ اونٹ غلہ آیا۔ باوصف تقسیم کے کچھ بچ رہا۔ اور رات ہوگئی۔ خدا کے مقدس رسولؐ نے گھر میں آرام نہیں فرمایا۔ مسجد میں رات بسر کی۔ کیا کرّہ ارض ایسی کوئی اور ہستی کو پیش کر سکتی ہے۔ کہ جس نے اُس وقت تک اپنے گھر کے چین و آرام کو پسند نہ کیا ہو۔ جب تک کہ غریب و مستحق اور حاجت مند کو اس کا حق نہ پہنچ جائے!

معاشرتی زندگی کی اعلیٰ قدریں

رہبر عالمؐ۔ ختم الرسُل نے ایثار۔ زہد، قناعت اور سادہ زندگی کے عدیم المثال نمونے پیش فرما کر زندگی کی اعلیٰ قدروں سے اولادِ آدم کو روشناس کرایا۔ فاران کی چوٹی سے یامعشر القریش کی صدا بلند کرنے والے داعی برحق نے اپنی مکّی زندگی کے مصائب و آلام میں کوہ پیکر بن کر آہنی عزم و استقلال کا درس دیا۔

انسان کو دُنیا میں اتنا کافی ہے، جتنا مسافر کو زادِ راہ،

سیدہ فاطمہؓ کے گلے میں ہار دیکھ کر فرمایا: "لوگ کہیں گے محمدؐ کی بیٹی گلے میں آگ کا طوق ڈالے ہے"۔ بی بی عائشہؓ کے ہاتھ میں سونے کا کنگن دیکھ کر ارشاد ہوا "محمدؐ کی بیوی کو یہ زیبا نہیں ہے"۔ نبی نوعِ انسان کو رموزِ اقتصادیات اور معاشرہ کی افادی صورت گری سے آگاہ فرمایا کہ "انسان کو دُنیا میں اتنا ہی کافی ہے، جس قدر کہ ایک مسافر کو زادِ راہ"

دولت کی معدلت گسترانہ تقسیم و متوازی معاشی نظام

احتیاجات کی فطری حدود کو پامال کر کے تعیشات

کونا گزیر احتیاجات کا درجہ دے کر اُس کی تکمیل کی خاطر خون آشامیاں کرنے والی اقوام۔ اصلاح معاشرہ نیز دولت کی معدلت گسترانہ تقسیم و متوازن معاشی نظام کی خاطر سرگرداں رہنے والے قائدین کو بارگاہِ مدینہ سے ہی کامیاب اصول نصیب ہوسکتے ہیں۔ طریقِ محمدی نسخہ کیمیا ہے۔ معاشی وسائل اور اضافہ آبادی کی غیر متناسب رفتار پر بالخصوص کے نقطہ نگاہ سے غور و فکر کرتے ہوئے ضبط تولید کی مہم چلانے والے اگر اس موذی و ناقابل مرض کا علاج چاہتے ہیں تو انہیں مصطفوی دارالشفاء میں حاضری دینا ہوگی۔ حکیم عالمؐ نے کس قدر صحیح معالجہ تجویز فرمایا۔

خدا کے رسولؐ نے کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا

ارشاد ہوا "فرزندِ آدم کو ان چند چیزوں کے سوا اور کسی چیز کا حق نہیں رہنے کو ایک جھونپڑا، تن ڈھانکنے کو کپڑا، پیٹ بھرنے کو روکھی سوکھی روٹی اور پانی۔" نرم گدے کی پیش کش کی اجازت پر خود ذات اقدس نے اپنے تعلق سے کس قدر معنی خیز کلمات ادا فرمائے "مجھ کو دُنیا سے اس قدر تعلق ہے۔ جس قدر اُس سوار کو جو راستہ چلتے تھوڑی دیر کے لئے کسی سائے میں آرام کرتا ہے"

عملی جلوہ گری کا حیات افروز نظارہ

میں بطور خاص مزدک، روسو، ہیگل، مارکس اور نہرو کے معاشی نظریات اور اقتصادی منصوبہ بندیوں کی توصیف میں رطب اللسان رہنے والوں سے عرض کروں گا۔ کہ کیا ان ماہرین معاشیات نے صرف دِل خوش کُن ساحرانہ نظریات پیش کئے یا اپنی تعلیمات کا کوئی عملی نمونہ بھی پیش کیا ہے۔ پُرفریب مسکراتی تعلیمات کا عملی زندگی میں فقدان دیکھ کر عالم یا سیاست میں غلط در غلط طریقہ مدون کرنے والوں سے مستدعی ہوں کہ محمدؐ عربی کی حیات طیبہ کی عملی جلوہ گری کی تابانی سے انسانی معاشرہ کو نورانی بنایئے

ع بوریا ممنونِ خوابِ راحتش

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "رسالتمآبؐ نے کبھی سیر ہو کر دو وقت روٹی نہیں کھائی۔" ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ختمی مرتبتؐ بھوک کی شدت سے صحن مسجد میں کروٹیں بدل رہے تھے" اولاد کی محبت میں زندگانیوں کو عصیاں کے حوالے کرکے دولت حاصل کرنے والوں کے لئے بھی مقام عبرت ہے کہ لختِ جگر رسولؐ سیدہ فاطمہؓ کو بھی کئی کئی دن کھانا نصیب نہیں ہوا۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی دعوت میں روٹی پہ گوشت رکھ کر دیتے ہوئے رسول اکرمؐ نے فرمایا" یہ فاطمہؓ کو دے آؤ۔ اُسے کئی دِن سے کھانا نصیب نہیں ہوا ہے۔"

شہنشاہ کون و مکاں کی دولت ایک تہبند اور ایک کھری چارپائی

انسانیت کے محسن اعظم اور معاشرۂ اولادِ آدم کے معمار اکبر دُنیا کے رہنمائے کامل خدا کے مقدس رسول۔ فاتح بدر و حنین، عدیم المثال معاشی صاحب بصیرت سلطان السیاست فرمانروائے جزیرہ نمائے عرب جس کی سلطنت کے حدود یمن سے شام تک پھیلے ہوئے تھے باوصف زکوٰۃ۔ خراج، عشر و صدقات کی وصول اور دولت کی فراوانی کے کائنات عالم کے اس شافعؐ اور عرب کے اس مقدس حکمران کی دولت! اللہ اللہ، بوقت رحلت گھر میں صرف تھوڑے سے جَو تھے اور بس، سنہ ۹ھ میں جبکہ عرب پر عظمت اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا۔ سلطنت الٰہیہ کے خزائن معمور تھے، تاجدار مدینہؐ کا اثاثۃ البیت صرف ایک تہبند، ایک کھری چارپائی سرہانے ایک تکیہ جس میں خرمہ کی چھال بھری ہوئی تھی۔ ایک کونے میں جانور کی کھال۔ کھونٹی پہ پانی کا مشکیزہ۔ حضور اقدسؐ چٹائی پر استراحت فرماتے تھے۔

(باقی آئندہ)